سوال

(126) سادات مساکین کی خدمت گذاری مال زکوٰۃ سے جائز ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سادات مساکین کی خدمت گذاری کی مسلمانوں کو توفیق نہ ہو، بجز زکوٰۃ سے امداد کرنے کے اور سادات کے لیے وسیلہ معاش موجود نہ ہو وہ اس بنا پر کہ خمس غنیمت ہمیں نہیں ملتا زکوٰۃ لینے کی ممانعت بنا مذکور تھی، ہمیں زکوٰۃ لینی جائز ہے، اور انہیں حق خیال کر کے زکوٰۃ دی جائے، تو جائز ہے، یا نہیں؟ اور زکوٰۃ ادا ہو گی یا نہیں، اگر ادا نہ ہوئی تو واپسی لازم ہے یا نہیں، اگر واپسی کا مقدور نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ سادات بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا ہمیشہ اور ہر زمانہ میں حرام ہے، احادیث صریحہ صحیحہ سے ثابت ہے، اکثر ائمہ دین کا مذہب ہے، عند الحنفیہ بھی یہ مفتی بہ ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ سے ایک روایت آئی ہے کہ اس زمانہ میں سادات بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا جائز ہے، اور ایک روایت یہ بھی آئی ہے، کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم سے زکوٰۃ لینا جائز ہے، اور غیر بنی ہاشم سے جائز نہیں، مگر یہ دونوں روایتیں عند الحنفیہ نا معتبر و غیر مفتی بہ ہیں، کیونکہ احادیث صحیحہ و نیز ظاہر المذہب اور ظاہر الروایت کے خلاف ہیں، دیکھو بحر الرائق و نہر الفائق و رسائل الارکان وغیرہ کتب معتبر حنفیہ، رہا سادات کا خیال کہ ''ہمیں زکوٰۃ لینے کی ممانعت اس بنا پر تھی، کہ ہمیں خمس مال غنیمت سے ملتا تھا، اور اب خمس نہیں ملتا ہے، تو اب ہمیں زکوٰۃ لینی جائز ہے۔'' سو یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ سادات بنی ہامش پر زکوٰۃ حرام وہنے کی علت یہ نہیں ہے کہ انہیں غنیمت سے خمس ملتا تھا، بلکہ اس کی علت جو احادیث سے بصراحت ثابت ہے، وہ یہ ہے کہ مال زکوٰۃ ادساخ الناس و غسالة الایدی ہے،

((قال رسول اللہ ﷺ ان الصدقة لا ینبغی لال محمد انما ہی ادساخ الناس رواہ مسلم وقال لا یحل لکم اہل البیت لمن الصدقات شیء انما ہی غسالة الایدی وان لکم فی اخمس الخمس ما یغلیکم رواہ الطبرانی))

اور یہ علت مصرحہ و منصوصہ زکوۃ کی لازم الماہیة ہے، جب اور جس وقت زکوٰۃ پائی گئی، اس کا ادساخ الناس اور غسالة الایدی ہونا ضروری اور لازم ہو گا، بناء علیہ سادات بنی ہاشم پر ہمیشہ اور ہر زمانہ میں زکوۃ کی حرمت درست ثابت ہوگی، اور اگر سادات پر زکوٰۃ کی حرمت کی علت تقرر خمس الخمس ہونا تسلیم کر لیا جائے، جیسا کہ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے، تو اس تقدیر پر حمت کی دو مستقل علت ہوں گی، ایک زکوٰۃ کا ادساخ الناس و غسالة الایدی ہونا، اور دوسری تقرر خمس الخمس اور صرف ایک علت کے ارتفاع سے معلول کا ارتفاع نہیں ہو گا، بلکہ جب تک ایک علت (ادساخ الناس) و غسالة الایدی ہونا) پائی جائے گی، تب تک معلول (سادات بنی ہاشم پر زکوٰۃ کا حرام ہونا) ضرور پایا جائے گا، اور یہ ایک علت ہر زمانہ میں پائی جائے گی، پس بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت بھی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں پائی جائے گی، علامہ محمد بن اسماعیل سبل السلام میں لکھتے ہیں:

((انہ ﷺ کرم آلہ عن ان یکونوا محلاً للغسالة و شر فہم عنہا وہذہ ہی العلة المنصوصہ وقد وردا لتعلیل عند ابی نعیم مرفوعاً بان لہم فی خمس الخمس ما یکفیہم و یغقیہم فہما علتان منصوصتان ولا یلزم

من منعهم عن الخمس ان تحل لهم فان من منع الانسان عن ماله وحقه لایکون مغوله محللاما حرم علیه وقت بسطنا القول فی رسالة مستقلة انتهیٰ))

پس جب معلوم ہوا کہ سادات بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے، اور وہ زکوٰۃ کے مصرف نہیں ہیں تو زکوٰۃ انہیں دینا جائز نہیں، اگر انہیں کوئی دانستہ دے گا، تو زکوٰۃ ادا ہوگی، اور واپس لے لینا ضروری ہوگا ہے، اور اگر واپسی ممکن ہو تو پھر یہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے، اور لاعلمی کی وجہ سے دیا ہے، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

(کتبہٗ محمد عبدالرحمان المبارکفوری عفاء اللہ عنہ) (سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۸۹ جلد نمبر ۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 253-255

محدث فتویٰ